

## 21953-کیا وہ اپنے میسانی ماموں سے پرداہ کرے

سوال

میری والدہ نصرانی تھی اور تقریباً سولہ برس سے وہ مسلمان ہو چکی ہے لیکن اس کا سارا خاندان ابھی تک نصرانیت پر قائم ہے، اور میں فی الحال ان کے ساتھ رہائش پر یہوں جہاں پر میرا ماموں بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہائش پذیر ہے یعنی اسی گھر میں جس میں رہتی ہوں۔

میں نے اپنی سیلیوں سے اس کا ذکر کیا تو ان کا کہنا تھا کہ اس کی موجودگی میں مجھے پرداہ کرنا چاہیے، لیکن میں ان کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتی کیونکہ وہ میرا محروم ہے چاہے وہ نصرانیت پر ہی قائم ہے، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں؟

پسندیدہ جواب

آپ کا ماموں آپ کا محروم ہے، اس بنابر آپ کے لیے جائز ہے کہ اس سے پرداہ نہ کریں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے عورتوں کو ان کے کفار خاندان والوں سے پرداہ کرنے کا حکم دیا ہو۔

لیکن علماء کرام نے یہ شرط لگانی ہے کہ جس سے عورت پرداہ نہ کرتی ہو اس کا امین ہونا ضروری ہے، تو یہ شرط ہر ایک پرداہ کرنے کی چاہئے گی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر۔

اور انہوں نے عورت اور اس کے محروم کے ما بین مصافحہ اور بوسہ لینے کے بارہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اگر اس کا محروم امین نہیں وہ اس طرح کہ وہ اس عورت کی صفات دوسرے شخص سے بیان کرے گا یا پھر اس کے دیکھنے پر فتنہ پیدا ہو تو اس سے بھی پرداہ کرنے کی چاہئے گی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے تفردات میں یہ بھی ہے کہ :

انہوں نے مسلمان عورت کے ساتھ سفر میں محروم کے مسلمان ہونے کی شرط لگانی ہے، لیکن اس میں ان کے بعض اصحاب نے موافق نہیں کی، سفر میں مسلمان عورت کے کافر محروم کی ممانعت کی علت اس کی عدم امانت ہے، اور خاص کر جب وہ مجوہی ہو، امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ اپنی والدہ کا محروم نہیں اس لیے کہ وہ جماعت کو جائز سمجھتا ہے!۔

اور بعض خابہ کا کہنا ہے کہ :

کہ یہودی اور نصرانی ہو سکتا ہے اسے بیچ دے یا پھر اسے قتل کر دے، توجہ ہم اس علت کی طرف دیکھتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علت تو بعض فاسق قسم کے مسلمانوں پر بھی منطبق ہوتی ہے، تو اس طرح اس کا کافر ہونے جو کہ محروم ہونے میں مانع تھا اسی ہو اور باقی جو عدم امانت اور عدم حفظ خیال نہ رکھنا باقی بیچ کی۔

یہ تو محروم کے بارہ میں تھا، اور کفار میں سے اجنبی کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا کافرہ عورت کسی مسلمان عورت کو دیکھ سکتی ہے کہ نہیں؟

تو دونوں قولوں میں راجح یہ ہے کہ اس سے پرداہ نہیں کیا جائے گا جس عورت سے یہ خدش نہ ہو کہ وہ اس کی صفات کسی اور کو بناۓ گی چاہے وہ مسلمان عورت ہو یا کافرہ۔

شیع ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا مسلمان عورت کے لیے خاص کر غیر مسلم عورت کے سامنے اپنے بال نگے کرنے جائز ہیں، یہ کہ وہ عورت اپنے عزیز واقارب مردوں کے سامنے اس کی صفات بیان کرے کی اور وہ سب غیر مسلم ہیں؟

تو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

یہ معاملہ مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں علماء کرام کے اختلاف پر مبنی ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اہنی نگاہیں پنجی رکھا کریں اور اہنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اہنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں، اور اہنی زینت کو ظاہر نہ کریں سو اس جو ظاہر ہے، اور اپنے گریباں پر اہنی اوزھنیاں ڈالے رکھیں، اور اہنی زیب و آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سو اسے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے میل جوں کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکرچاک مردوں سے جو شہوت والے نہ ہوں، ایسا یہی نچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔۔۔] النور(31)۔

تو اللہ تعالیٰ کے فرمان [او سن] کی ضمیر میں علماء کرام کا اختلاف ہے، کچھ تو یہ کہتے ہیں کہ اس سے عمومی جنس عورت مراد ہے، اور کچھ کہنا ہے کہ اس ضمیر سے وصف مراد ہے، یعنی صرف مومن عورتیں مراد ہیں۔

تو پہلے قول کی بنابر عورت کے لیے غیر مسلم عورت کے سامنے اپنے بال نگے رکھنا جائز ہے، اور دوسراے قول کی بنابر ایسا کرنا جائز نہیں۔

ہم بھی پہلی رائے کی طرف ہی مائل ہیں، اور یہی قریب معلوم ہوتا ہے، اس لیے کہ عورت عورت کے ساتھ ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم کا فرق نہیں، یہ اس وقت ہے جب کوئی فتنہ وغیرہ نہ ہو، لیکن اگر فتنے کا خدشہ ہو مثلاً عورت اپنے عزیز واقارب مردوں کو اس کی صفات بیان کرے گی تو اس وقت فتنے سے بچنا ضروری ہے، تو اس لیے عورت اپنے جسم کا کوئی حصہ مثلاً تنگی یا اپنے بال کسی دوسری عورت کے سامنے نہ کانہ کرے چاہے وہ عورت مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وبحکیم کتاب: فتاوی المراة المسلمة (1/532-533)۔

واللہ اعلم۔